اور عورت کے درمیان تفریق اور جدائی ڈالتے تھے۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا کی ضمیر کو مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ اور مَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کی طرف راجع کیا ہے۔ عام مفسرین ضمیر هَارُوتَ وَمَارُوتَ کی طرف راجع کرتے ہیں، پھر اس کے لیے من گھڑت قصے گھڑتے ہیں۔

اس سے یہودیوں کی شرارت اور بدفطرتی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ان کا حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق بھی یہ عقیدہ ہے کہ وہ آخر میں کافر ہوگیا تھا (نعوذ باللہ) ان کو نبی بھی نہیں مانتے۔

یہودی آج بھی پرانی چالیں چل رہے ہیں، پہلے تو مصر کو مراعات دینے پر رضامندی ظاہر کی، اس طرح مصر اور شام کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا۔ یہ اتحاد یہودیوں کے لیے موت کا پیغام تھا۔ اب جب مسلمانوں کا باہمی افتراق بڑھ گیا تو پھر وہی پہلے کی طرح استغنا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اسرائیل حکومت نے اپنے محسن امریکا کو صاف صاف بتادیا ہے کہ وہ سینا اور دوسرے مصری مقبوضہ علاقوں میں پولیس کی تفتیش جاری رکھے گا۔ دوسری طرف اور مقبوضہ علاقوں میں بڑی تیزی سے یہودی بستیوں کو بنایا جارہا ہے اور یہودیوں کو وہاں آباد کیا جارہا ہے۔ اگر فی الواقع یہودیوں کو صلح کی خواہش ہوتی تو اس قسم کے معاندانہ اقدامات کبھی ان سے سرزد نہ ہوتے۔ ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی عرب حکومتیں ان کا نوٹس نہ لیں تو یہ بڑی عجیب بات ہوگی۔

سندھ کے ضلع تھرپارکر میں پاکستان سے پہلے کافی اسلامی درسگاہیں قائم تھیں۔ خاص طور پر ننگر پارکر ڈویژن میں (جو کہ تحصیل عمرکوٹ اور سامارو پر مشتمل ہے) مدارس عربیہ کا جال بچھا ہوا تھا، اب وہاں مدارس ویران پڑے ہیں۔ صرف عالم خاں پلی کا مدرسہ آباد نظر آیا، اسی طرح ایک دو اور مدارس ہوں گے باقی ویرانی نظر آرہی ہے، نہ معلوم ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ حالانکہ یہ دونوں تحصیلیں فصل اور آبادی کے لحاظ سے تھر کی سرسبز تحصیلیں شمار کی جاتی ہیں، لوگوں میں علماء کی عزت واحترام موجود ہے، پھر بھی ہمارے علماء کرام نہ معلوم کیوں دینی تعلیم سے یکسو ہوگئے ہیں!!